© rasailojaraid.com

یہی تعلیم دی گئی ہے کہ دین میں آسانی اختیار کی جائے۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریمؐ کے سامنے ایک راستہ آسان اور ایک قدرے مشکل ہوتا تو آپؐ آسان کو اختیار فرماتے تھے، تاکہ آپؐ اپنی سنت کی پیروی میں اُمت کو غیر ضروری طور پر دقت اور مشکل میں نہ ڈالیں۔

آپ کی جانب سے احتیاط کا رویہ اختیار کرنا اچھی عادت ہے۔ لیکن اس کی بنا پر اپنے آپ کو معاشرے سے کاٹ لینا اور دوسروں کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا ہو جانا بھی دین کا مدّعا نہیں ہے۔ دین کے تمام احکام کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ اگر تحقیق کے بعد ایک بات آپ پر ظاہر ہو کہ ایک شخص دین کا باغی اور دشمن ہے تو آپ لازماً اس کے ہاں کھانا کھانے سے بچیں۔ لیکن محض گمان کو سورۃ الحجرات میں گناہ شمار کیا گیا ہے۔ (الحجرات ۴۹:۱۲)

ایک بات یہ بھی سمجھ لیجیے کہ جب تک ایک شخص کا اپنا حصولِ رزق کا طریقہ صحیح ہے، اسے اپنے ذہن کو ہر شبہے سے خالی کر کے، اللہ کے دیے ہوئے رزق کو مناسب طور پر استعمال کرنا چاہیے اور ہر شخص کی روزی کو آلودہ سمجھ کر اس سے قطع تعلق نہیں کرنا چاہیے۔ آپ کا یہ کہنا کہ ایک شخص کو جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اُس کے والد کس طرح روزی کماتے ہیں اور وہ اپنے گھر کا کھانا استعمال نہ کرے، عقل کے منافی ہے۔ جب تک آپ کو تحقیق سے یہ معلوم نہ ہو کہ ایک شخص کی روزی حرام ہے، محض گمان کی بنا پر اس سے قطع تعلق کرنے کی بنیاد علم نہ ہوگا بلکہ ظن و گمان ہی ہوگا جس سے قرآن کریم نے سورۃ الحجرات میں منع کیا ہے۔ اسلام کا مثبت اصول یہ ہے کہ جب تک ایک چیز کے ممنوع ہونے کا حکم نہ ہو اسے مباح سمجھا جائے۔

اس لیے توازن کو برقرار رکھتے ہوئے اگر کسی نے آپ کو مدعو کیا یا کھانے کو کوئی چیز بھیجی تو اسے استعمال کرنے میں تردّد نہ کریں۔ جب تک آپ تحقیق سے یہ نہ جان لیں کہ وہ حرام ہے۔

واللہ اعلم بالصواب! (ا - ا)

ترجمان القرآن کے دفتر میں خط، فون، فیکس یا ای میل کے ذریعے آئی ہوئی ہر شکایت پر فوری کارروائی کی جاتی ہے۔ خریداروں سے اس تعاون کی درخواست ہے کہ جب بھی شکایت کریں اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ اس سے شکایت کا جلدی رفع ہونا یقینی ہو جاتا ہے۔ مینیجر

© rasailojaraid.com